REGD. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

فون ۲۹۷۹

قیمت ۱۰/

بدھوار ۴ راکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء

جلد ۳۸	۴ راخاء ۱۳۲۹ ہش ۲۱ ذوالحجہ سنہ ۱۳۶۹ھ	نمبر ۲۲۷

اخبارِ احمدیہ

رتن باغ لاہور ۳ راکتوبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی تکلیف زیادہ ہے اور ساتھ ہی سینے میں بھی درد ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ —— رتن باغ لاہور ۳ راکتوبر۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو نزلہ کی شکایت ہے اور بدن میں درد ہے۔ احباب حضرت ام المومنین کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ —— رتن باغ لاہور ۳ راکتوبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے کل کی نسبت بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے موصوف کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

برٹش گی آنا کے پہلے واقفِ زندگی پاکستان کے لئے روانگی!

لندن ۳ راکتوبر۔ لندن مسجد کے امام مکرم چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ برٹش گی آنا کے پہلے واقفِ زندگی مکرم رحیم بخش صاحب آج پاکستان کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ وہاں تبلیغ اسلام و احمدیت کے لئے دینی تعلیم و تربیت حاصل کرنے آرہے ہیں۔

چینی کمیونسٹ فوجیں شمالی کوریا میں داخل ہو گئیں

فارموسا ۴ راکتوبر۔ آج فارموسا سے ایک غیر مصدقہ اطلاع کے مطابق چین کی عوامی حکومت کی چوتھی فوج کا ایک بڑا حصہ شمالی کوریا کے کمیونسٹوں کی امداد کیلئے آج شمالی کوریا میں داخل ہو گئیں۔ اس فوج کے کمانڈر لی پینگ چاؤ ہیں۔ یہ فوج سی اوجی تک پہنچ چکی ہے جو ہم ذرگرش بلد سے ۱۰ میل شمال میں ہے۔ ٹوکیو سے ایک اعلان کے مطابق امریکی دیکھ بھال کرنے والے طیاروں نے آج سو میل لمبے راستے پر مانچوریا سے شمالی کوریا تک فوجوں کا ایک نیا سلسلہ دیکھا جس میں توپیں اور دوسرا جنگی سامان بھی تھا۔ یہ فوجیں شمالی کوریا کے دارالحکومت پیونگ یانگ کی جانب رواں تھیں جو سرحد سے سو میل جنوب مشرق میں ہے۔ آج جنرل میک آرتھر نے جنوبی کوریا کی فوجوں کا شمالی کوریا میں داخل ہو جانے کا رسمی اعلان کر دیا۔ یہ فوجیں ۴۰ میل اندر دن تک جا چکی ہیں۔ انہوں نے آج سرحد سے ۲۸ میل شمال کی طرف ایک شہر کون سانگ پر قبضہ کر لیا۔ پیکنگ کے سفارتی حلقوں کا خیال ہے کہ اقوام متحدہ کی فوجوں کی ان چینی کمونسٹ فوجوں سے ضرور مڈبھیڑ ہو گی۔ اور اس نئے تصادم کا مشرق بعید کے حالات پر بہت گہرا اثر پڑے گا۔ آج روس کے وزیر خارجہ وشنسکی نے کوریا کے مستقبل کے متعلق چند تجاویز پیش کیں:۔

اول جنگ فوراً بند کر دی جائے۔ دوم بیرونی فوجیں نکال دی جائیں اور سوم کوریا کمیشن کو توڑ کر شمالی اور جنوبی کوریا کی حکومتوں کو مشترکہ طور پر انتخابات کی نگرانی کی اجازت دی جائے۔

آج پاکستان پارلیمنٹ میں وزیر اعظم پاکستان نے سردار شوکت حیات کی تحریکات التواء کے جواب میں اعلان کیا۔ کہ پاکستان پارلیمنٹ پنجاب کے سیلاب اور کوریا کی جنگ سے متعلق بحث کریگی۔ پارلیمنٹ جب چاہے سیلاب پر بحث کیلئے کبھی ایک دن مقرر کیا جا سکتا ہے۔

علامہ مشرقی گرفتار کر لئے گئے

لاہور ۳ راکتوبر۔ آج لاہور پولیس نے سابق خاکسار لیڈر علامہ عنایت اللہ مشرقی اور ان کے دو صاحبزادوں کو گرفتار کر لیا۔ ان کو مزاحمت کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے پولیس آپ کے مکان پر ان کے ایک ضبط شدہ پمفلٹ برآمدگی کے سلسلے میں گئی تھی۔ لیکن ان کے صاحبزادوں وغیرہ نے مزاحمت کی۔ پولیس نے متعدد کاپیاں ضبط شدہ پمفلٹ کی اپنے قبضے میں لے لیں۔ آج متعدد اور گھروں کی بھی اسی سلسلے میں تلاشی لی گئی۔

لاہور ۳ راکتوبر۔ چونکہ سیلاب کی وجہ سے گراند ٹرنک روڈ بہت ٹوٹ پھوٹ گئی ہے اور فوج کے سفر مینا اس کی مرمت میں بے حد مستعدی سے کوشاں ہیں۔ تاہم رسل و رسائل کے سلسلے کے لئے ایک عارضی سڑک تیار کی جا رہی ہے جس کا ۲۰ میل تک آج گورنر پنجاب نے ملاحظہ کیا۔

عورتوں کو تمام ملازمتوں میں لیا جائے

کراچی ۳ راکتوبر۔ آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن کا اجلاس آج پانچ قراردادوں پر ختم ہو گیا۔ جن میں سے ایک میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ عورتوں کو حکومت کے تمام شعبوں میں باقاعدہ ملازمتیں دی جائیں۔ اور صوبائی پبلک سروس کمیشنوں میں ایک ایک عورت رکن لی جائے۔

کراچی ۳ راکتوبر۔ آج پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر دفاع خان لیاقت نے کہا۔ کہ پاکستان میں ابھی لازمی فوجی تربیت یا جبری بھرتی کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ عوام رضاکارانہ طور پر دھڑا دھڑ اپنے آپ کو پیش کر رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ حکومت مشرقی پاکستان میں دو اور ہوائی اڈے بنا رہی ہے۔ اور نواب شاہ میں ایمرجنسی ہوائی اڈہ بنانے کا فیصلہ کر چکی ہے۔

سیلاب میں پاکستانی افواج کے کارہائے نمایاں
جنرل سر ڈگلس گریسی کا اظہار خوشنودی

لاہور ۳ راکتوبر۔ پنجاب میں سیلاب کی تباہ کاریوں کو روکنے کے سلسلے میں پاکستانی افواج نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دئے ہیں۔ کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی نے ان پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے لاہور ایریا کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل محمد اعظم خان کو مبارکباد دی ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں میجر جنرل موصوف کے نام جو تار ارسال کیا ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ تم نے اور تمہاری ماتحت افواج نے سیلاب کے دوران میں جس حسن کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں اس پر دلی مبارکباد دیتا ہوں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل پاکستانی افواج کی کارکردگی پر گورنر پنجاب ہز ایکسیلنسی سردار عبدالرب نشتر بھی خوشنودی کا اظہار فرما چکے ہیں۔ نیز عوام میں بھی فوج کی خدمات کو بنظر استحسان دیکھا جا رہا ہے۔ (سٹاف رپورٹر)

یہ صحیح نہیں

لاہور ۳ راکتوبر۔ حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں پاکستان ٹائمز کی اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ یکم اکتوبر کو لاہور کے پولیس اسٹیشنوں میں بچوں کے اغوا کی چھ بیس وارداتیں درج ہوئیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس دن کسی تھانے میں اس قسم کی ایک رپورٹ بھی درج نہیں ہوئی۔

چین اور روس مداخلت نہیں کریں گے

لندن ۳ راکتوبر۔ اسٹار کے نامہ نگار متعینہ لیک سیکسس کی رپورٹ کے مطابق اقوام متحدہ میں اکثریت کا یہ خیال ہے کہ اگر شمالی کوریا والوں نے جنرل میکارتھر کے اعلان کے مطابق ہتھیار ڈالنے لیے گو نہ مانا اور اقوام متحدہ کی فوجیں ۳۸ ویں خط متوازی سے آگے بڑھ گئیں۔ تو بھی چین اور روس براہ راست مداخلت نہیں کریں گے۔ کیونکہ روسی مداخلت کرنا نہیں چاہتے اور چینی اقوام متحدہ میں اپنے داخلے کے موقع کو ہاتھ سے جانے دینا پسند نہیں کریں گے۔

کراچی ۳ راکتوبر۔ عالمی بنک کا ایک وفد پاکستان پہنچ گیا ہے۔ یہ وفد ۵ ہفتے کے قیام میں پاکستان کی زراعت۔ صنعت اور پن بجلی کی ترقی کی سکیموں کے متعلق جائزہ لے گا اور پاکستان کے مطلوبہ قرض کے متعلق رپورٹ پیش کریگا۔

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے صدر انجمن احمدیہ مرکزیہ کا عطیہ ہز ایکسی لینسی سردار عبدالرب نشتر کی طرف سے شکریہ کا مکتوب

لاہور ۳ راکتوبر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے سیلاب زدگان کے امدادی فنڈ میں تین ہزار روپیہ وصول ہونے پر گورنر پنجاب ہز ایکسی لینسی سردار عبدالرب نشتر نے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے جذبہ خدمت خلق کو سراہتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا ہے نیز جماعت احمدیہ کو یقین دلایا ہے کہ اس کی یہ فیاضانہ پیش کش سیلاب زدگان کو خاطر خواہ امداد بہم پہنچانے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ اس ضمن میں سید نذر احسن منسٹر لاہور ڈویژن کی معرفت عبدالرحیم صاحب درد ایم اے ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے نام حسب ذیل خط موصول ہوا ہے —— "ہز ایکسی لینسی سردار عبدالرب نشتر نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں سیلاب زدگان کے امدادی فنڈ میں تین ہزار روپے کی پیش کش پر ان کی جانب سے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا شکریہ ادا کروں۔ موصول شدہ رقم ۳ ہزار کی رسید ساتھ ارسال ہے۔ میں ہز ایکسی لینسی کی خواہش کے مطابق انجمن کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کار خیر کے لئے اس کا یہ فیاضانہ عطیہ سیلاب زدگان کو خاطر خواہ امداد بہم پہنچانے کا ذریعہ ثابت ہوگا۔"

(سٹاف رپورٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع۔ بیرونی مجالس جلد توجہ فرمائیں

سالانہ اجتماع کے ضروری امور کے متعلق بذریعہ خطوط و بذریعہ اخبارات بار بار اطلاع کی جا چکی ہے اور اتنی تکرار کے ساتھ یہ اطلاعات بھجوائی گئی ہیں کہ اب مزید ضرورت نہ تھی۔ لیکن ابھی تک بہت کم مجالس نے اس طرف توجہ کی ہے۔ چونکہ اجتماع بالکل قریب آ گیا ہے اور وقت بہت کم رہ گیا ہے اس لئے جملہ اطلاعات مجموعی طور پر ایک مرتبہ پھر بھجوائی جا رہی ہیں اس کیلئے آپ کو پوری تیاری کرنی اور کروانی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شریک ہوں اور زیادہ سے زیادہ مجالس کی نمائندگی ہو چونکہ حضور خود اس سال مجلس کی صدارت فرما رہے ہیں اس لئے غالب توقع ہے کہ حضور بشرط صحت و فرصت خدام کو بار بار مخاطب فرمائیں گے۔ خدام کا فرض ہے کہ وہ حضور کی ہدایات براہ راست حضور سے سننے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماع میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

مندرجہ ذیل امور کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے۔

۱۔ شوریٰ:۔ شوریٰ کا ایجنڈا چند روز میں مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔ مجالس اپنے ہاں اجلاس کر کے ان پر غور کریں اور مجلس مقامی کی رائے سے نمائندگان کو آگاہ کریں اور انہیں تاکید کریں کہ وہ شوریٰ کے موقعہ پر مجلس مقامی کی اکثریت کے حق میں رائے دیں۔ شوریٰ میں صرف نمائندگان شامل ہوں گے۔ اس لئے ہر مجلس اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے ۱۰ر اکتوبر ۵۰ء تک مرکز کو اطلاع دے۔ اجتماع میں آتے وقت نمائندگان اپنے ساتھ تعارفی خط ضرور لائیں۔ تاکہ شوریٰ کے ٹکٹ جاری کرنے میں سہولت ہو۔ نمائندگان کی اطلاع بھجواتے وقت اپنے اراکین کی تعداد کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

۲۔ بجٹ:۔ اس سال شوریٰ کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کا سال از یکم فروری ۵۱ء تا ۳۱ر جنوری ۵۲ء تک آمد و خرچ کا بجٹ پیش ہو گا۔ اس کے لئے مجالس کو تاکید کی گئی تھی کہ ۳۱ر اگست ۵۰ء تک اپنے بجٹ بھجوا دیں۔ ابھی تک بہت کم مجالس نے بجٹ بھجوائے ہیں۔ اگر آپ نے ابھی تک بجٹ نہیں بھجوایا تو فوری توجہ کریں اور جلد تر بھجوا دیں۔ شوریٰ کے اجلاس میں بجٹ نہ بھجوانے والی مجالس کے نام پیش کئے جائیں گے۔ اسی طرح جن مجالس کے ذمہ بقایا ہے اس کی تفصیل بھی بیان کی جائے گی اور جن مجالس نے تدریجی بجٹ پورا کر دیا ہے ان کے نام بھی حضور کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ اس لئے مجالس اپنے بقائے جلد تر صاف کر دیں اور آئندہ سال کا بجٹ فوری طور پر بھجوا دیں۔

۳۔ نمائندگان:۔ نمائندگان کے ناموں کی اطلاع ۱۰ر اکتوبر تک آ جانی ضروری ہے۔

۴۔ تعداد:۔ آپ کی مجلس کے جس قدر خدام اجتماع میں شریک ہوں گے ان کی تعداد ۱۰ر اکتوبر تک مل جانی ضروری ہے تا نقشہ اجتماع میں ان کے لئے مناسب جگہ کا انتظام کیا جا سکے۔

نوٹ:۔ احمد نگر۔ ربوہ اور چنیوٹ کی مجالس کے جملہ خدام و اطفال کی شمولیت لازمی ہے۔

۵۔ سامان:۔ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام سے ان کے تھیلے معہ ضروری سامان جلد تر مکمل کرائیں اور پڑتال کر لیں۔ اسی طرح خدام اپنے خیموں کی تیاری کیلئے ضروری سامان ہمراہ لائیں۔ جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے۔ اس دفعہ مرکز میں بانٹوں کی کمی ہے۔ خدام چھوٹی بانٹیاں ضرور ساتھ لائیں۔

۶۔ علمی مقابلے:۔ اس سال حسب ذیل مقابلے کرائے جائیں گے۔ حفظ قرآن۔ ترجمہ قرآن۔ مطالعہ حدیث۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ فی البدیہہ تقاریر۔ مضمون نگاری۔ عام دینی اور دوسری معلومات۔ خدام ان کے لئے تیار ہو کر آئیں اور جس جس مقابلے میں انہوں نے شامل ہونا ہے اس کے لئے ۱۰ر اکتوبر ۵۰ء تک اطلاع دیں۔

۷۔ ورزشی مقابلے:۔ اس سال اجتماع پر حسب ذیل ورزشی مقابلے ہوں گے۔

اجتماعی مقابلے:۔ کبڈی۔ فٹ بال۔ والی بال۔ رسہ کشی۔ پیغام رسانی۔

انفرادی مقابلے:۔ فاصلہ کا اندازہ۔ مشاہدہ و معائنہ۔ سونگھنا۔ چکھنا۔ پہاڑی پر چڑھنا۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ۔ گولہ پھینکنا۔ ہیمر تھرو۔ جیولن تھرو۔ اونچی آواز۔ کلائی پکڑنا۔ ۱۰۰ گز کی دوڑ۔ کراس کنٹری ریس۔ ۴۴۰ گز کی دوڑ۔ ایک میل۔ سائیکل کھولنا اور جوڑنا۔

۸۔ اخلاقی و ذہنی مقابلے:۔ ان مقابلوں کی تفصیل نہیں دی جا سکتی۔ مختلف حالات پیدا کر کے خدام کے اخلاق کا مقابلہ کیا جائے گا جس میں بردباری۔ بہادری۔ سچ اور دیانت وغیرہ کا مظاہرہ ہو سکے۔

۹۔ طبی امداد:۔ خدام کو فرسٹ ایڈ سیکھنے کی ترغیب دلانے کے لئے آگ بجھانا۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا اور مصنوعی سانس دلانا وغیرہ امور عملی رنگ میں دکھائے جائیں گے۔

۱۰۔ رسید بکیں:۔ سالانہ اجتماع پر آنے والے خدام کے ذریعہ آپ اپنی رسید بکیں اور آمد و خرچ کے حسابات ضرور بھجوا دیں تا ان کی پڑتال کی جا سکے۔ اجتماع کے ایام میں پڑتال ختم کر کے رسید بکیں اور حسابات واپس کر دیئے جائیں گے۔ ختم شدہ رسید بکیں بھی بھجوا دیں تا نئی کاپیاں جاری کر دی جائیں۔

گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کے نظام میں بعض بنیادی تبدیلیاں فرماتے ہوئے مجلس کی صدارت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی تھی۔ اسوقت حضور نے فرمایا تھا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدیداران نے وہ ضرورت پوری نہیں کی جس کے لئے میں نے یہ مجلس قائم کی تھی۔ میری اصل غرض مجلس کے قیام سے یہ تھی کہ نوجوان اپنی اور اپنے بھائیوں کی روحانیت بڑھانے کی کوشش کریں۔ نماز باجماعت کی ادائیگی۔ نماز تہجد کی ادائیگی۔ اخلاق فاضلہ پیدا کرنا۔ مخلوق خدا کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنا وغیرہ وغیرہ امور پر عمل کریں۔ ذکر الٰہی میں اپنا وقت گذاریں۔ خدا تعالےٰ سے براہ راست اپنا تعلق پیدا کریں۔ تبلیغ کے طریقے سیکھیں اور ایک تنظیم کے ماتحت تبلیغ کریں۔ چونکہ میرا یہ مقصد پورا نہیں ہوا۔ اس آئندہ مجلس کا صدر میں خود ہوں گا۔

حضور کا یہ ارشاد ہماری آنکھیں کھولنے کیلئے کافی تھا۔ حضور نے مجمع عام میں ہدایات فرمائی تھیں۔ اجتماع میں شامل ہونے والے جملہ خدام و نمائندگان موجود تھے آپ کو بھی نمائندگان نے اس کی اطلاع دی ہو گی۔ مجلس مرکزیہ کے مختلف اعلانات میں ان امور کی طرف بار بار توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔

کامل توقع ہے کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اجتماع کے موقعہ پر نمائندگان اور خدام سے اس بارہ میں دریافت فرمائیں گے کہ بتاؤ تم نے یا تمہاری مجلس کے خدام نے نمازوں کی ادائیگی میں گذشتہ سال کی نسبت کس قدر ترقی کی ہے۔ یا ذکر الٰہی میں کس قدر ترقی کی ہے۔ یا نوافل کی ادائیگی میں کس قدر ترقی کی ہے۔ یا تبلیغ میں کس قدر ترقی کی ہے وغیرہ وغیرہ اس قسم کے سوالات کے جوابات کیلئے خدام اور نمائندگان کو تیار رہنا چاہیئے۔ بلکہ مکمل اعداد و شمار سے واقف ہونا چاہیئے۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

لاہور کی احمدی مستورات کا اجتماع

لاہور کی احمدی مستورات بتاریخ ۵/۱۰ بروز جمعرات مسجد احمدیہ (بیرون دہلی دروازہ) میں بوقت ۳ بجے دوپہر تشریف لائیں۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس جلسہ میں مستورات سے خطاب فرمائیں گی۔ مستورات وقت مقررہ پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور

درخواستہائے دعاء

دریائے چناب کی غربی جانب جو دیہات واقع تھے وہ اکثر و بیشتر طغیانی کی نذر ہو گئے ہیں۔ ان میں موضع لنگے اور سعد اللہ پور بھی شامل ہیں۔ جہاں کی جماعتیں بہت دیرینہ اور مخلص ہیں۔ موجودہ سیلاب سے انہیں سخت نقصان پہنچا ہے احباب انہیں اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ جلد اس نقصان کی تلافی فرمائے۔

منیر احمد ونیس

(۲) عزیزہ ناصرہ احمد ابن شیخ عبدالواحد صاحب مبلغ ایران کافی عرصہ سے میریا بخار میں مبتلا ہیں۔ بیحد کمزور ہیں دعا کی درخواست ہے۔ امۃ النصیر شیخ محمد لطیف صاحب

درخواست دعاء

میرے والد جناب چودھری محمد علی خان صاحب کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار مختار احمد ایجنٹ برماشیل نواب شاہ سندھ)

(۳) میری بچی کی صحت چند دنوں سے خراب ہے احباب سے درخواست ہے۔

شیخ بشیر احمد لیدر مرچنٹ منڈی بازار اوکاڑہ

داخلہ کی تاریخیں — ۳۰ ستمبر سے ۱۱ر اکتوبر تک
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

مورخہ ۱۴؍اکتوبر ۱۹۵۰ء

ہندوستانی کلچر اور مسئلۂ زبان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانگرس کے نئے صدر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے یکم اکتوبر کو کلکتہ کی محمد علی پارک میں مسلمانوں کے ایک جلسہ میں جو اردو میں تقریر فرمائی۔ اس میں آپ نے مختلف معاملات پر اظہار خیال فرمایا۔ منجملہ دیگر باتوں کے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ

"مذہب کلچر سے مختلف چیز ہے ہندوستان میں سب لوگ ہندوستانی کلچر کے وارث ہیں۔ اور یہ کلچر ہندو مذہب سے عبارت نہیں ہے۔ کلچر مذہب پر مبنی نہیں ہے۔ اس کا تعلق تو زمین سے ہوتا ہے"

(امروز ۲؍اکتوبر ۱۹۵۰ء)

یہی نہیں بلکہ آپ نے مزید یہ بھی فرمایا ہے کہ "ہندوستان میں نہ کوئی ہندو کلچر ہے اور نہ مسلم کلچر ہے۔ ہندوستانی کلچر کو فروغ دینے میں مسلمانوں نے بھی حصہ لیا ہے۔ یہ کلچر مخصوص فرقہ کی کلچر نہیں"۔

پھر اسی کلکتہ ہی یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ ہال میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ٹنڈن نے زبان کے مسئلہ پر بحث کی۔ اور لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ہندی سیکھیں اور جہاں تک ممکن ہو اسے استعمال کریں۔

مسٹر ٹنڈن ان لوگوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے "ہندی" کے مقابلہ میں نہ صرف اردو کی بلکہ گاندھی جی کی "ہندوستانی" کی بھی شروع ہی سے سخت مخالفت کی ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ اگر کلچر مذہب سے تعلق نہیں رکھتی۔ اور زبان بھی کسی ملک کے لوگوں کی کلچر ہی کی پیداوار ہے۔ تو اردو نہ سہی۔ کم از کم ہندوستانی کے مقابلہ میں "ہندی" کے ہندوستان کی ملکی زبان ہونے کے کیا حقوق ہیں؟ سب جانتے ہیں۔ کہ "اردو" زبان کس طرح پیدا ہوئی۔ بلکہ خود "اردو" کا نام ہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ زبان پہلے عام فوجی بازار میں شروع ہوئی تھی۔ پھر اس کا ایک نام "ریختہ" بھی ہے۔ یعنی گری پڑی زبان۔ یہ نام بھی اس بات پر دال ہے۔ کہ یہ زبان ہندوستان میں مسلمانوں اور ہندوؤں کے میل جول سے پیدا ہوئی تھی۔ اور ٹنڈن صاحب کے اصول کے مطابق ہندوستانی کلچر کا جہاں تک زبان سے تعلق ہے۔ اس کا مسلمانوں اور ہندوؤں کی متحدہ کلچر ہونے کا صرف "اردو یا ریختہ" ایک بہترین ثبوت ہے۔ ہندی کو یہ فخر حاصل نہیں۔

اگر یہ درست ہے۔ جیسا کہ مسٹر ٹنڈن صاحب نے فرمایا ہے۔ ہندوستانی کلچر کو فروغ دینے میں مسلمانوں نے بھی حصہ لیا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ مسٹر ٹنڈن "اردو" کے مقابلہ میں "ہندی" پر اتنا زور دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہندی زبان کو برسر عروج لانے کو آپ نے اپنی زندگی کا ایک اہم مقصد بنا لیا ہے۔ اگر آپ کو یہ اعتراض ہے۔ کہ اردو میں عربی فارسی کے الفاظ کی بھرمار ہے۔ (اگرچہ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ عام اردو میں فارسی اور عربی کے الفاظ کی تعداد بیس پچیس فی صدی سے کسی طرح زیادہ نہیں ہیں) تو کم سے کم آپ گاندھی جی کی "ہندوستانی" کو ہی قبول فرما لیتے۔ اس سے واقعی آپ کا یہ اصول صحیح ثابت ہو جاتا۔ کہ "ہندوستانی کلچر مخصوص فرقہ کی کلچر نہیں"۔

مسٹر ٹنڈن نے اپنی اس تقریر میں مسلم لیگ کے دو قومی نظریہ کی بڑی مذمت کی ہے۔ اگر آپ غور فرماتے۔ تو زبان کے بارے میں جو آپ کی اپنی روش ہے۔ اس سے ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ دو قومی نظریہ کے ہولناک نتائج کی اصل وجہ کیا ہے۔ اردو زبان واحد مسلمانوں کی زبان نہیں ہے۔ یہ ہندوستان کے تمام رہنے والوں کی مشترکہ زبان ہے۔ اس کو فروغ دینا ٹنڈن صاحب کے اپنے ہی نظریہ کی تائید ہے۔ کیونکہ "ہندوستانی کلچر کو فروغ دینے میں مسلمانوں نے بھی حصہ لیا ہے۔ یہ کلچر مخصوص فرقہ کی کلچر نہیں"۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو خالص "ہندی" سے دشمنی نہیں ہے۔ مسٹر ٹنڈن بھی جانتے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے خالص ہندی کی کچھ کم خدمت نہیں کی۔ محمد جائسی، اور عبدالرحیم خان خاناں کے ہندی میں کارنامے کس کو معلوم نہیں؟ سوال صرف یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی زبان کیوں نہ وہ زبان ہو۔ جو ہندوستان کے عام ہندو اور مسلمان۔ عیسائی۔ جینی اور پارسی وغیرہ بولتے اور سمجھتے ہیں۔ اس سے "دو قومی" نظریہ کی تلخی بھی ایک بڑی حد تک دور ہو سکتی ہے۔ اور ہندوستان کے ہندو اور مسلمان اور دیگر عوام بھی اس تکلیف سے بچ سکتے ہیں۔ جس میں ان کو ہندی بولنے اور لکھنے پر مجبور ہونے نے مبتلا کر رکھا ہے۔

مندرجہ بالا فوائد کے علاوہ اردو کو قومی زبان بنانے کے ساتھ ہندوستان کے اور بھی کئی ایک مفاد وابستہ ہیں۔ مثلاً اس زبان کے ذریعہ ہندوستان کے پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے ساتھ تعلقات قائم کرنے میں بھی بہت سی کلچرل اور تجارتی سہولتیں ہیں۔ ہمارا یہ مشورہ بعد از وقت سمجھا جائے گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اصلاح کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔ اچھے کام کے لئے کوئی وقت بھی بعد از وقت نہیں ہوتا۔ بلکہ بسا اوقات تجربہ سے اصلاح کی تحریک زیادہ پُر اثر ہوتی ہے۔

انتخابات اور صالحیت

کل ہم نے الفضل میں مودودی صاحب کی جماعت کا وہ کارنامہ بیان کیا تھا۔ جو راولپنڈی میں ممتاز دولتانہ کے جلسہ کو درہم برہم کرنے کی کوشش میں اس نے دکھایا ہے۔ آج ہم ہفت روزہ "آفاق" سے ایک اور اقتباس درج ذیل کرتے ہیں:۔

"اس جماعت نے اس انتخابی سلسلے کا ایک جلسہ بھی باغ خاص و عام ملتان میں منعقد کیا۔ جس کی صدارت ایک خارجی کے سپرد کی گئی۔ (خارجی بمعنی جماعت سے باہر کے آدمی) اس جلسے میں حسب معمول "صالحیت" کے گیت گائے گئے۔ صدر صاحب جو کبھی مسلم لیگ میں تھے اور اب مسلم لیگ کے مخالف ہیں۔ بڑے جوش و خروش سے بولے۔ اور انہوں نے بھی "صالحیت" کی قصیدہ خوانی میں اپنا سارا وقت صرف کر دیا۔

عام لوگ اس جلسے سے جو تاثرات لیکر گئے ہوں گے۔ ان کا مجھے کچھ علم نہیں۔ لیکن اتنا ضرور ہے۔ کہ منٹگمری اور ملتان کے دفاتر آبادکاری میں آمد و رفت رکھنے والے جماعت اسلامی کے ان "صالح خارجی صدر" کی صالحیت کا جو علم رکھتے ہیں۔ وہ اگر بیان کر دیا جائے۔ تو:۔

"........ صنم پکارے ہری ہری"

میں اس کو اگر نظر انداز بھی کر دیتا۔ تو ذاتی طور پر مجھے یہ کیسے بھول سکتا تھا۔ کہ یہی "صالح صدر" صاحب ایک مقامی ہوٹل میں فروکش ہوئے۔ دو چار دن بڑی شاہانہ زندگی بسر کی۔ پھر "بل" دینے کے وقت ہوٹل سے اپنا بستر اچھوڑ کر غائب ہو گئے۔ اور غریب ہوٹل والے نے بستر بیچ کر اپنے "بل" کے کچھ روپے وصول کئے۔

اگر جماعت اسلامی کا "معیار صالحیت" یہی ہے۔ تو خدا کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ میں صالح نہیں ہوں۔ اور جماعت اسلامی کی مجھ سے اس درخواست کا کہ میں اسمبلی میں کسی علاقے کی نمائندگی کروں۔ کوئی اندیشہ نہیں۔ افسوس ہے۔ کہ ہوس اقتدار میں یہ جماعت وہی کچھ کرنے لگی ہے۔ جو کچھ کرنے پر یہ دوسروں کو لعن طعن کرتی ہے۔"

(آفاق یکم اکتوبر ۱۹۵۰ء)

یہ اقتباس "مکتوب ملتان" سے لیا گیا ہے۔ جو جریدہ مذکورہ بالا میں صفحہ ۱۳ پر شائع ہوا ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ موجودہ فاسق و فاجر قیادت کو ہٹا کر کونسی صالح قیادت اس کی بجائے برسر اقتدار لائی جاتا ہے۔ کسی نے کیا درست کہا ہے۔ کہ "ہر کہ در کانِ نمک رفت نمک شد" انتخابات ہیں ہی ایسی بری بلا لیکن تجربہ ضروری ہے۔

اصل میں بات یہ ہے کہ مودودی صاحب اللہ تعالےٰ کے پیش کردہ اصولوں پر اتنا اعتماد نہیں رکھتے۔ جتنا اصرار اور ضد کی حد تک اپنے مشاہدہ اور تجربہ پر رکھتے ہیں۔ اسی لئے آپ انتخابات کا بھی تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ بغیر تجربہ کئے اپنے اس طریق کار سے عملاً دستکش نہیں ہوں گے۔ اگرچہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ گذشتہ تجربوں سے زبانی طور پر وہ انہی اصولوں کو آہستہ آہستہ اپنا رہے ہیں۔ جن قرآنی اصولوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں نہایت وضاحت سے متعین فرمایا ہے۔ یعنی اسلام اپنی ذاتی خوبیوں سے فتح حاصل کرے گا نہ کہ جبری طریقوں سے مودودی صاحب نے حال میں جو تقریریں گاہ بگاہ فرمائی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ آپ اپنے قدیم نظریہ یعنی بزور حکومت الٰہیہ قائم کرنے سے غیر معلوم طور پر مراجعت فرما رہے ہیں۔ چنانچہ آپ کے تازہ بیان کا جو ۳؍اکتوبر کے تسنیم میں شائع ہوا ہے مندرجہ ذیل حصہ ملاحظہ ہو:

"جماعت اسلامی کے طریق کار کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا۔ کہ ہم موجودہ ذہنی و دماغی انتشار کو قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ایک واضح باشعور اور صالح نظریہ و مسلک میں تبدیل کرنے کے لئے ایک مکمل انقلاب لانا چاہتے ہیں۔

اسکی تشریح کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا۔ کہ مثال کے طور پر میں نے آج تک جماعت اسلامی کے کارکنوں کو اس بات پر مجبور نہیں کیا۔ کہ وہ ڈاڑھیاں بڑھائیں یا مغربی طرز کا لباس پہننا چھوڑ دیں۔ اس کے برعکس انہیں جس بات پر ابھارا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں میں اپنی تمام تر مساعی کو شریعت کے منشاء کے مطابق اسلامی طرز پر ڈھال لیں۔ آج تک کبھی بھی کسی شخص کو مجبور نہیں کیا گیا۔ کہ وہ فلاں چیز کرے۔ اور فلاں نہ کرے۔ آپ نے بتایا۔ کہ دراصل جو بات مطلوب ہے وہ یہ ہے۔ کہ مناسب تعلیم کے ذریعہ ان کے دلوں اور ذہنوں کو مکمل طور پر اسلام کے سانچے میں ڈھالا جائے۔ اور صرف یہی ایک طریقہ ہے۔ جس پر انسانیت عظمیٰ کے ارتقا کا دار و مدار ہے۔" (تسنیم ۳؍اکتوبر ۱۹۵۰ء)

ظاہر ہے کہ یہ طریق کار اس طریق کار کے عین متضاد ہے۔ جو اسلامی جماعت کا آپ نے اپنے رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ" وغیرہ تصنیفات میں پیش کیا ہے۔ کہاں متذکرہ بالا طریق کار اور کہاں وہ تشدد کا طریق کار جس کا اعلان ان شروع کی تصنیفات میں فرمایا گیا ہے۔ کہ اسلامی جماعت کوئی واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں۔ بلکہ یہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔ اور اس کا کام ہے۔ کہ پہلے ایک علاقہ پر بزور شمشیر قبضہ کرے اور پھر مزید طاقت حاصل کر کے باطل نظاموں کو مٹانے کے لئے ہمسایوں پر بلاوجہ حملہ کر دے۔

اگرچہ آپکی انتخابی مہم سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپکے اس خود ساختہ نظریہ کے کچھ جراثیم عملاً ابھی تک آپکی ذہنیت میں موجود ہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر کے حوالہ سے ثابت کیا ہے۔ آپ آہستہ آہستہ اپنے اس تشددی نظریہ سے رجعت فرما رہے ہیں۔ اور اسلام کے صحیح نظریہ تبلیغ کے قریب آ رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں توقع ہے۔ کہ یہ (انتخابی تجربہ) کے بعد آپ پر اور بھی صداقت منکشف ہو جائے گی اور آپ احمدیت کے موقف کو سمجھ کر اور دوسروں کی طرح اپنا نقطۂ نظر بدلنے پر مائل ہو جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کا خودکاشتہ پودا

(از مکرم ابوالفتح پروفیسر محمد عبدالقادر صاحب ایم۔ اے (علیگ)

(۱)

حضرت مسیح موعود علی مطاعہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب تحفۂ قیصریہ میں جس کا موضوع ملکہ وکٹوریہ کو خاص کر اور وابستگان دامن شاہی کو عام طور پر اسلام کی طرف دعوت دینا تھا، اپنی جماعت کو حکومت کا خودکاشتہ پودا لکھا ہے۔ اس تحریر سے صرف اس قدر مقصود تھا کہ دولت برطانیہ کی وجہ سے ہندوستان اور خاص کر پنجاب کے مسلمانوں کو جو مذہبی آزادی اور سکھوں کے جور واستبداد سے جس کی تھوڑی سی جھلک خود اس زمانہ کے مسلمانوں نے ۱۹۴۷ء میں دیکھ لی، نجات ملی ہے اس کا شکریہ ادا کیا جائے اور بحکم ارشاد نبوی من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ اس احسانِ عظیم کا بدلہ ادا کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ اس احسان کا بدلہ اس سے بہتر کیا ہو سکتا تھا کہ اسلام جیسے پاکیزہ اور دین و دنیا کی دولت سے مالا مال کر دینے والے مذہب کی طرف دعوت دی جاتی۔

لیکن اس زمانہ کے مسلمان، جن کی زبانوں پر تو "فقر پر ذرہ سلمان" کا نام ہے پر ان کی آنکھیں بجائے محمد رسول اللہ صلعم کے دین کی اشاعت اور اسلام کی عظمت کے مبارک ایام کو دیکھنے کے اکبر و جہانگیر کے تختِ سلطنت کی طرف عالم خیال میں بڑی حسرت سے دیکھتی ہیں کب اس خالص مذہبی جذبۂ تشکر اور خدمت اسلام کی قدر کر سکتے تھے۔ ان جوع الارض کے مریضوں کے نزدیک اسلام صرف اس دنیاوی اقتدار اور شہنشاہیت کا نام ہے جس کے بد اثرات سے مسلمان ابتدائے دورِ امویہ سے آج تک اس ملک میں اور دیگر ممالک اسلامیہ میں متاثر ہیں اور جس نے ان کی روحانی اور اخلاقی فتوحات کو جو اسلام کی حقیقی غرض تھی ایک لمبے عرصہ کے لئے دور جا پھینکا۔ بہرحال یہ کوئی ایسی بات نہ تھی جس پر ایک سنجیدہ طبیعت رکھنے والا اور عقائد و اعمال اسلامیہ کے ساتھ حقیقی تعلق رکھنے والا مسلمان اظہار غیظ و غضب کرتا! بلکہ اس کے لئے تو بڑی مسرت کی یہ بات تھی کہ وہ مذہبی آزادی جیسی نعمت کے عطیہ کے بدلے میں ایک بیش بہا روحانی خزانہ اپنے احسان کرنے والوں کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ بداندیش کی آنکھیں کب خوبیوں کی طرف نگاہ کرتی ہیں سعدی کے ایک مشہور شعر کا دوسرا مصرع۔

"عیب نماید ہنرش در نظر"

ایسے بزرگوں کی خدمت میں عرض ہے۔ پہلا وہ آپ پڑھ لیں۔

یہ ناحق کا شور و غوغا جو بعض اخبار و جرائد کے مدیر حضرت اقدسؑ کی اس تحریر کے خلاف برپا کرتے ہیں، ظاہر ہے کہ اس کا باعث وہ اندرونی بغض و عداوت ہے جو ان کے دلوں میں اس نبیٔ وقت کے خلاف مدتوں سے گھر کئے ہوئے ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس طرح منہ کی پھونک سے اس منار کی ضیا پاشی کو گل کر دیں جو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا کی ہدایت کے لئے روشن فرمایا ہے بنصف صدی سے زائد کا زمانہ گذرا کہ وہ اس کوشش میں مصروف ہیں۔ اگر وہ اپنی پچھلی سعیِ لاحاصل پر غور کرتے تو ان کے لئے بہتیرے ایسے مواقع آئے تھے جن سے ان پر روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا کہ ان کی یہ کوشش جس طرح پہلے رائگاں گئی، آئندہ بھی اس کے بارآور ہونے کی کوئی امید نہیں اور بجائے اس بے سود کوشش میں اوقات گرامی ضائع کرنے کے دین کی اشاعت، غیر قوموں کو اسلام کی طرف دعوت دینے اور اس نئی سلطنتِ اسلامی کے استحکام و قیام کے ذرائع کی طرف توجہ فرماتے۔ لیکن جن کے مایۂ خمیر میں خرابی کی صورت مضمر ہو ان کے حوصلے اس بلند مقام تک پہنچنے کے لئے کب جدوجہد کر سکتے ہیں۔

ہر ایک مصنف کا ایک نظریہ اور اس کا ایک مقام ہوتا ہے اور اس زندگی کی جو اُس نے اس دنیا میں گذاری ہو نیز اس کے کردار کی ایک جھلک اس کی تصانیف میں پائی جاتی ہے۔ دنیا کے تمام نقاد اسی اصل کے ماتحت اس کے کلام پر تنقید کرتے ہیں اور اس کے الفاظ کو انہیں قیود کے پیش نظر معانی کا جامہ پہناتے ہیں۔ جائے غور ہے کہ جس شخصیت کی خدمتِ اسلام کا یہ عالم ہو کہ اس نے اپنے بچپن کے ایام سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپے کے لمبے عرصے تک اٹھتے بیٹھتے زندگی کے ہر لمحہ کو اسلام کی خدمت اس کی تبلیغ۔ اس کی جانب سے محکم دفاع اور پھر اعدائے دین کے خلاف ایسے جارحانہ اقدام میں گذارے ہوں کہ دشمنوں کی صفوں کی صفیں پلٹ دی ہوں اور مذہبی دنیا کو ایک عالم تحیر میں ڈال دیا ہو۔ اس کے محض اظہار تشکر و امتنان کو جو ہر مسلمان کا دینی فرض ہے ایسے لباس میں ظاہر کیا جا رہا ہے جو اس کے کردار زندگی کے بالکل مخالف ہے۔ اگر ہم کسی ایسے مصنف یا شاعر کے مذہبی اور روحانی ولولے کے اظہار کو جس کی زندگی کا گرانقدر حصہ ارباب نشاط کی صحبت اور مادیات کے مدارس میں درس و تدریس میں گذرا ہو۔ جس کے دوران حیات میں عیسائیوں اور آریوں نے اسلام اور بانیِ اسلام کی مبارک ذات پر ہزاروں بے جا اعتراضات کر کے مسلمانوں کے سینوں کو چھلنی کر دیا ہو اور اس کے قلم میں اسلام کی خاطر اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آبرو و عزت کی حفاظت کے واسطے کوئی جنبش نہ ہوئی ہو۔ نفاق یا حصولِ جاہ کی خواہش پر محمول کریں، تو شائد معذور ہوں گے۔ لیکن یہاں تو معاملہ بالکل برعکس ہے۔ علماء اسلام اور فقہائے عظام جو ہمیشہ تاویل القول بما لا یرضی بہ قائلہ کو ایک مذموم فعل قرار دیتے ہیں انہیں کیا ہو گیا ہے کہ ایسا عام و اخلاقی مسئلہ جو ہر مذہب و ملت اور ہر قوم کے نزدیک مسلم ہے۔ یعنی ہر چہ بخود نہ پسندی بادیگراں مپسند" ان کے نزدیک کبھی قابل عمل نہ رہا!!! وہ نبی وقت کے کلام کی ایسی توجیہیں اور تفسیریں کرتے ہیں جن کی تائید نہ اس کے شاندار کارناموں سے ہوتی ہے اور نہ اس کامل بے غرضانہ طرز زندگی سے ہوتی ہے جو اس نے دعویٰ سے پیشتر اور اس کے بعد گذاری ہے۔

الغرض انگریزوں کی جنبہ داری یا معاذاللہ انکی خوشامد یا ان سے حصول فوائد ذاتی کا الزام ایسا ہی بے بنیاد ہے جس طرح عیسائی مؤرخوں نے نبی عربیؐ علیہ من التسلیمات افضلہا و اکملہا کی سوانح عمری تحریر کرتے ہوئے کبھی کفارِ مکہ کی استمالت کا الزام لگایا اور کبھی یہود کی خوشنودی بے جا کی طرف میلان کا بہتان۔ دراصل یہ تیر اسی ترکش کے ہیں جو انبیا علیہم السلام کے منکر ہمیشہ ان پر چلایا کرتے ہیں اور جو ہمیشہ اپنے نشانے سے الگ جا پڑتے ہیں۔ بلکہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ وہ انہیں معاندین پر لوٹ کر آتے ہیں۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ انگریزوں نے اپنے سیاسی اغراض کے ماتحت ایک سازش کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ایک ایسے فرقہ کی بنیاد ڈالی جو ان کی سلطنت کے استحکام میں ممد ہو۔ لیکن اگر یہ خیال کچھ بھی حقیقت رکھتا ہے تو ہونا تو یہ چاہئیے تھا کہ اس خدمت کے صلے میں جس کے متعلق یہ دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے انجام دی۔ سلطنت انگلشیہ بجائے مسلمان امراء رؤسا، علماء، زہاد اور عباد کے حضرت مسیح موعودؑ اور ان کی جماعت کے اکثر افراد کو جن کی تعداد خود ان کے مبارک عہد میں بھی کچھ کم نہ تھی۔ نوازشہائے بیکراں سے مالا مال کر دیتی۔ برعکس اس کے ہر قسم کے انعامات از قبیل عطا جاگیر بخشش انعامات و خطابات و مناصب عالیہ کا مرجع اور مرکز وہ مسلمان رہے جو انہیں ناپاک کشتنی اور عدو اسلام خیال کرتے تھے اور ان سے جہاد سیفی کو جس پر خبر ہے وہ کبھی عمل پیرا نہ ہوئے۔ مذہبی فریضہ سمجھتے تھے۔ انگریزوں کے مخالف اقوام نے ان کے خصائص قومی اور افکار سیاسی کے متعلق بہتیری کتابیں لکھی ہیں۔ لیکن ان میں کسی نے ان پر "تنگ نظری و حمقی و جہل" کا الزام نہیں لگایا ہے جس کی مستحق اور قوم سمجھی گئی ہے۔

آخر کار یہ معمہ اور راز قابل حل ہے کہ اس شخص کو جسے انگریزوں نے خود قیام سلطنت کے واسطے اور بزعم مخالفین بڑی تائیدات کے ساتھ کھڑا کیا ہو اور اس کے خاندان کو بھی اپنی مصنفات میں اور کاغذات سرکاری میں معزز و مکرم مانا گیا ہو ان تمام انعامات سے محروم کر دیا جو وہ اپنے مخالف سے مخالف گروہ پر کرتے رہے۔ انگریز اور ان کی حکومت تو الگ رہی خود اس ذات نے بھی جو اس عطوفت ملوکانہ کا بقول اعدائے احمدیت" مورد رہی کبھی اس حطام دنیا کی طرف توجہ نہ کی۔ اپنے خاندان کے لئے خدمات جلیلہ کے عوض میں کوئی منصب اور مقام کی طلبگار نہ ہوتی اور نہ اس بزرگ انسان نے اپنی اولاد کے لئے جنہیں وہ عسرت کی حالت میں چھوڑ گیا، کوئی امداد طلب کی۔ اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ درباروں اور شاہانہ جلوس وغیرہ کے مواقع پر جو مقام اپنے خاندان کے بزرگ ہونے کی حیثیت سے اسے پہنچتا تھا اس کو بھی اس نے قابل التفات نہ سمجھا۔ حضرت اقدسؑ اور آپ کے بزرگ اعوان و انصار کی اس جانب سے کامل بے اعتنائی نہ صرف مخالفوں کے ان دعاوی کو باطل اور بے بنیاد ٹھہراتی ہے بلکہ عام مسلمانوں اور ان کے اسلاف کے رویہ پر ایسی روشنی ڈالتی ہے جس سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ خود دولت انگلشیہ کا ہندوستان میں قیام اور عیسائی مذہب اور اس کے غلبہ کے باعث دیگر ادیان باطلہ کی اسلام کے خلاف شورش۔ الغرض تمام سیاسی اور مذہبی مصائب جو مسلمانوں پر گذشتہ تین صدیوں میں اس برصغیر میں رونما ہوئے سب کے سب مسلمانوں کے ہی پیدا کردہ تھے اور ہیں۔ نیز یہ کہ احمدیت، انگریزوں کا نصب کیا ہوا پودا تو کیا ہو سکتا تھا۔ البتہ خود انگریز اور ہندوستانی شہنشاہی کا پودا مسلمانوں کا خودکاشتہ ہے۔

اگرچہ یہ نظریہ ایک سطحی نگاہ رکھنے والے کے نزدیک قابل قبول نہ ہوگا۔ لیکن جو لوگ ہندوستان کی تاریخ کا گہرا مطالعہ کرتے ہیں اور ان حوادث اور ان کے نتائج کا علم رکھتے ہیں جو ایام دولت مغول سے لے کر آج تک منصۂ ظہور پر جلوہ گر ہوئے وہ میرے اس نظریہ کی تائید میں اپنے اندر کوئی تامل محسوس نہ کریں گے۔

(باقی)

ولادت

میرے چچا چودھری محمد طفیل صاحب (شنگلی حال مقیم چک ۲۰ کرمانوالہ ضلع لائلپور) کے ہاں عید الاضحیہ ۲۳ ستمبر کو لڑکا تولد ہوا جس کا محمد افضل نام رکھا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو درازیٔ عمر عطا فرمائے اور سلسلہ کا بہترین خادم بنائے۔ آمین

نیز میری ہمشیرہ اقبال بیگم کا بخار احباب کرام کی دعاؤں سے اتر گیا ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے مزید دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

خاکسار محمد سلیم شنگلی از رتن باغ لاہور

ایک احمدی مبلغ کی گذشتہ تبلیغی ڈائری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج سیرالیون مغربی افریقہ حال لاہور)

گذشتہ سے پیوستہ ۴

وہاں بعض شامی تاجر بھی تھے۔ مگر ان کی شامی فیملیاں ساتھ تھیں اور مکان بھی چھوٹے چھوٹے اس لئے ہم نے رات گذارنے کے لئے ان میں سے کسی کو کہنا بھی مناسب خیال نہ کیا۔ ویسے بھی وہ سب شیعہ خیالات کے اور ہمارے مخالف تھے۔ یہ حالات دیکھ کر ہم وہاں کے درمیانی بڑے بازار میں یونہی ادھر اُدھر پھر کر سیر کر رہے تھے کہ ایک شامی مسلمان نوجوان بازار میں مل گئے اور ہندوستان کے سیاسی حالات پر باتیں شروع ہو گئیں۔ ہماری معلومات سے متاثر ہو کر اپنے مکان پر لے گیا۔ یہاں اس کے دو اور دوست بھی آ گئے اور تقریباً دس بجے رات تک احمدیت پر گفتگو ہوتی رہی۔ جس کے دوران میں انہوں نے باصرار ہمیں کھانا بھی پیش کیا۔ تاہم اس کے سلوک اور گھر کے حالات دیکھ کر وہاں سے رخصت ہوتے وقت ہم نے اشارۃً بھی ان پر یہ ظاہر نہ ہونے دیا کہ ہمیں رات گذارنے کے لئے ابھی تک کوئی جگہ نہیں مل سکی۔ ہم پھرتے پھرتے شہر سے بالکل باہر ایک میدان میں بیٹھ گئے اس قصبہ کا تقریباً آدھ میل لمبا ایک ہی بازار ہے۔ دونوں طرف مکان ہیں۔ جن کے پیچھے ایک طرف دریا ہے اور دوسری طرف وادی نما گہری جگہ ہے کچھ دیر کے بعد ہم نے وہاں سے اٹھ کر قصبے کے ایک سرے سے دوسرے تک ٹہلنا شروع کر دیا۔ تاہم اتنی لمبی رات اس طرح پھر کر گذارنی ہمارے لئے مشکل ہو گئی۔ وہاں صبح کا وقت پانچ ساڑھے پانچ بجے ہوتا ہے

تلاوت قرآن کریم

آخر ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم دونوں کو قرآن کریم کے جو جو حصے اور سورتیں حفظ ہیں وہ ہم ایک دوسرے کو خوش الحانی کے ساتھ سنائیں۔ چنانچہ ہم برابر ٹہلتے بھی رہے اور پہلے مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب نے مجھے ترتیب وار قرآن کریم کے حفظ شدہ حصے اور سورتیں خوش الحانی سے سنائیں پھر جتنا مجھے حفظ تھا میں نے بھی اسی طرح انہیں سنایا اس کے بعد انہوں نے پھر وہی حصے ترجمہ کے ساتھ سنائے اور ان کے ختم کرنے پر میں نے اپنا حصہ دوبارہ ترجمہ کے ساتھ سنایا اور اس طرح کافی وقت گزر گیا۔ اس کے بعد جو احادیث یا احادیث کے ٹکڑے مجھے زبانی یاد تھے۔ میں نے مع مطلب ان کو سنائے پھر انہوں نے بھی مجھے اپنی یادداشت کے مطابق احادیث مترجم سنائیں۔ اتنے میں ہم شہر سے باہر پھر اسی جگہ جا کر بیٹھ گئے جہاں کہ پہلے بیٹھے تھے اور بیٹھتے ہی مکرم مولوی صاحب موصوف نے لمبی دعا کرائی جس میں اس شہر والوں کے لئے بھی ہم نے بڑی رقت سے دعائیں کیں . . .

. . . .

وہاں بیٹھے بیٹھے ہی مکرم مولوی صاحب کے اصرار پر میں نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف عربی اشعار اور اپنی بعض نظمیں سنائیں پھر رجحان کچھ ذاتی گفتگو اور طالب علمی کے وقت کے بعض واقعات کی طرف چلا گیا اور یہ سلسلہ کچھ عرصہ جاری رہا اور اتنے میں صبح کے تین بج گئے اور ہم اٹھ کر پھر شہر کی طرف لوٹے جو اسوقت اپنے سکوت و خاموشی اور ڈیڑھ دو ہزار خوابیدہ آبادی سمیت ساحل دریا پر چاند کی دھندلی سی روشنی میں ایک شہر خموشاں کا منظر پیش کر رہا تھا۔ اس مرتبہ ہم نے ایک جگہ وضو کیا اور وہاں کی مسجد کی تلاش کی۔

سیرالیون کی عام مساجد عموماً کچی اور گھاس کی ہوسل نما چھتوں والی ہوتی ہیں گو بعض پکی اور خوبصورت بھی موجود ہیں۔ اس قسم کی ایک مسجد ہماری نظر پڑی ہمارے پاس ٹارچ لائٹ تھی اندر روشنی ڈالی تو یکدم ہر طرف سے حرکت اور شور برپا ہو گیا اور اندر سے بھیڑوں اور بکریوں نے پھدک پھدک کر باہر نکلنا شروع کیا۔ رات کو عموماً لوگ بکریاں وغیرہ وہاں کھلی چھوڑ رکھتے ہیں۔ ان بکریوں وغیرہ نے مسجد کو اندر سے خوب گندا کیا ہوا تھا۔ تاہم محراب کے نزدیک ایک دو چٹائیاں پڑی تھیں انہیں صاف کر کے ہم نے وہاں نوافل وغیرہ ادا کئے اور صبح کا وقت قریب ہونے پر ہم نے کہا کہ گو ان لوگوں نے ہماری تبلیغ نہیں سنی اور ہماری مہمانی کرنے سے بھی انکار کر دیا ہے۔ تاہم ان کے کانوں تک خدا تعالیٰ کا پیغام ضرور پہنچانا چاہیئے۔ چنانچہ ہم دونوں نے یکے بعد دیگرے بڑی بلند آواز سے اپنے مخصوص انداز و لہجے میں اذان دی۔ وہی مسجد جہاں کوئی باقاعدہ نماز نہ ہوتی تھی اور امام اور اس کے ساتھ دو چار آدمی ہی کبھی کبھی نماز پڑھتے تھے۔ اس روز ہماری عجیب اذان سنکر نہ صرف مسلمان بلکہ بعض مشرک لوگ بھی ہمیں عجوبہ سمجھ کر باہر آ کھڑے ہوئے اور دلچسپی سے دیکھنے لگے کہ ہم کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض الفے (لوکل علماء) بھی جو اپنے تھوڑول

پر ہی نماز پڑھنے کے عادی تھے ہماری آواز سن کر اس شک میں ہاتھوں میں تسبیح پکڑے ہوئے آ گئے کہ شاید ہمارے ساتھ کچھ آدمی مل گئے ہیں اور ہم نے ان کی مسجد پر قبضہ کر لیا ہے۔ چونکہ وہ لوگ مقامی اور زور آور تھے اور ہم اجنبی اس لئے ہم خاموشی سے مسجد میں ایک جگہ بیٹھے رہے۔ ان کے امام صاحب نے آ کر بڑے غصے کا اظہار کیا اور آپس میں مشورہ شروع کر دیا کہ آئندہ مسجد کو تالا لگا کے رکھا جائے وغیرہ۔ ہم نے دل میں کہا کہ اچھی بات ہے تالا لگے گا تو کم از کم بکریوں کے گند سے تو مسجد بچی رہے گی۔ ہمارے آنے کا اتنا فائدہ ہی سہی۔ جب وہ سب نماز پڑھ چکے تو ہم دونوں نے بھی چپکے سے ایک جگہ باجماعت نماز شروع کر دی اور ان میں سے اکثر بڑی حیرانی سے ہماری حرکات کو دیکھتے رہے۔ جس کا ہمیں یہ فائدہ ہوا کہ جو لوگ انہیں ہمارے خلاف یہ جھوٹ کہا کرتے تھے کہ احمدیوں کی نئی نماز نیا قبلہ نیا کلمہ اور نیا طریقہ ہے وہ ہماری نماز دیکھ اور سنکر متاثر ہوئے اور ان پر جھوٹ کھل گیا ان میں سے بعض کے ساتھ پھر مسجد کے باہر ہمیں ان امور پر اور خصوصاً ہاتھ باندھ کر نماز ادا کرنے کے مسئلہ پر گفتگو کا موقعہ بھی ملگیا۔ اور آخر کار اس طرح وہ پُرکیف اور سہانی رات ختم ہوئی۔ جس کی لذت اور سرور کا ہم لعبار میں بڑے عرصہ تک تذکرہ کرتے رہے

کاسری سے روانگی

اس کے بعد تقریباً آٹھ بجے صبح ہم ایک یورپین لانچ میں سوار ہو کر وہاں سے تیس ۳۰ میل کے قریب اسی دریا کے کنارے ایک قصبہ روکوپر کو روانہ ہو گئے۔ جہاں خدا کے فضل سے ہمارا مشن اور سکول وغیرہ قائم ہیں اور جماعت بھی کافی ہے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں کے احمدیہ سکول کی اعلیٰ دینی اور دنیوی تعلیم کے سبب عیسائی اے ڈبلیوشن کا بڑا پرانا سکول بند ہو گیا ہے

مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب آجکل عارضہ دمہ اور بخار وغیرہ گولڈ کوسٹ میں سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت پہلے ہی کمزور تھی اور ان علاقوں میں پندرہ بیس سال کام کرنے کی وجہ سے اب زیادہ کمزور ہو چکی ہے انہوں نے گذشتہ سالوں میں وہاں بڑی محنت سے کام کیا ہے احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ کے لئے درددل سے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کی صحت بھی تقریباً دو ماہ سے خراب ہے کچھ آرام محسوس ہوا تھا مگر اب پندرہ بیس دن سے پھر بخار وغیرہ کی شکایت رہتی ہے اور عموماً رات کو روزانہ بخار محسوس ہوتا ہے۔ احباب اس عاجز کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا کرے اور مزید خدمت دین کی توفیق دے۔ سیرالیون کے بقیہ حالات انشاء اللہ اگلی قسطوں میں عرض کروں گا۔

کتاب مشتمل برحالات صحابہؓ

احباب کرام! خاکسار ذیل کے صحابہؓ کے حالات پر مشتمل کتاب شائع کروا رہا ہے ان میں سے کئی ایک کے حالات خاکسار نے انہی سے لکھے تھے۔ لیکن اپنے اخلاق وغیرہ کے متعلق کوئی شخص خود نہیں بتا سکتا۔ اس تعلق میں کچھ کمی ہے اس لئے براہ کرم احباب جس جس کے متعلق جو بات بھی جانتے ہوں اس سے اطلاع دیں وفات یافتہ نیک لوگوں کا ان کے اقارب اور احباب پر بہت بڑا حق ہوتا ہے اور ان کا ذکر خیر کرنا ثواب کا موجب ہے۔ ارشاد نبوی ہے اذکروا موتٰکم بالخیر

(۱) حضرت پیر منظور محمدؓ صاحب موجد یسرنا القرآن (۲) مکرم ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی (۳) مکرم ڈاکٹر رحیم بخش صاحب دارالرحمت (۴) مکرم مولوی رحیم بخش صاحب تلونڈی جھنگلاں (۵) مکرم ماسٹر مولا بخش صاحب سنوری قادیان (۶) مکرم ماسٹر محمدؐ طفیل خان صاحب قادیان (۷) مکرم مرزا ایوب بیگ صاحب کلانوری (۸) مکرمہ اہلیہ صاحبہ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی (۹) مکرم ماسٹر میاں ہدایت اللہ صاحب گجرات (۱۰) مکرم ٹھیکیدار الہ یار صاحب قادیانی (۱۱) مکرم محمد بخش صاحب والد مکرم مولوی محمد حسین صاحب مبلغ و برادر ٹھیکیدار احمد صاحب ولوف (۱۲) مکرم بابا شیر محمدؐ صاحب مرحوم درویش (۱۳) مکرم منشی امام دین صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ دارالرحمت (۱۴) مکرم حافظ محمدؐ امین صاحب ناصر آباد قادیان (۱۵) مکرم بابا اللہ دتا صاحب وو المیانی مرحوم درویش (خاکسار ملک صلاح الدین دارالمسیح قادیان)

درخواستہائے دعا

(۱) عاجز ایک طویل عرصے سے بے روزگار ہونے کے باعث پریشان ہے احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ بابرکت روزگار عطا فرما دے۔ (خاکسار عبدالغفور خان احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی)

(۲) برادرم خان نصیر احمد خان صاحب کی اہلیہ سخت بیمار ہیں۔ احباب اکرام صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درددل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار ملک عبدالرحیم خانپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بٹالہ میں جماعت احمدیہ کا قیام

(از مکرم سید حافظ عبد الرحمن صاحب احمدی بٹالوی)

الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۵۰ء میں ایک مضمون بعنوان "حضرت حکیم ڈاکٹر محمد طفیل صاحب بٹالوی" میری نظر سے گذرا ہے جس میں مکرم بشیر احمد صاحب نے لکھا ہے کہ "حکیم صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے دو یا تین سال قبل بیعت کی تھی۔ اور وہ سب سے پہلے احمدی تھے۔ یعنی بٹالہ میں اُن سے پہلے کوئی شخص بھی احمدی نہ ہوا تھا"۔۔۔۔ چونکہ یہ امر درست نہیں ہے۔ اس لئے میں اپنے علم کے مطابق اصل حقیقت عرض کرتا ہوں تاکہ جماعت بٹالہ کے متعلق کوئی غلط فہمی نہ رہے۔

اوّل مجھے میر محمد اشرف علی شاہ صاحب اور میاں نبی بخش صاحب پاندہ کی زبانی معلوم ہوا کہ بٹالہ میں احمدیت ۱۸۸۲ء میں ہی پہنچ چکی تھی۔ مجھے بخوبی علم ہے کہ میرے چچا حکیم میر محمد اشرف علی شاہ صاحب رضی مرحوم سب سے پہلے احمدی ہوئے تھے۔ اُن کو ۱۸۷۶ء میں رویا کے ذریعہ بتایا گیا تھا۔ کہ آج سے چھ سال بعد یہ شخص مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ انہوں نے وہ خواب عبد الجبار۔ رسل بابا اور نبی بخش صاحب شال باف وغیرہ سب کو سنادی تھی۔ ۱۸۸۲ء میں حضور جب امرتسر تشریف لے گئے۔ تو حکیم صاحب مذکور رض نے وہاں حضور کو دیکھا کہ آپ وہی شخص ہیں جو رویا میں دکھائے گئے تھے۔ چنانچہ وہ اُسی وقت آپ کے خدام میں شامل ہوگئے اُن کے بعد میاں نبی بخش صاحب پاندہ اُن کی تبلیغ سے احمدی ہوئے۔ بعدہٗ میرے والد میر نعمت علی شاہ صاحب مرحوم رض کو حضور کی خاص دعا اور توجہ کے ذریعہ احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ چنانچہ حضور نے ان کو بٹالہ کے لئے اپنا نشان ظاہر فرمایا۔ پھر مہر نبی بخش نمبردار احمدی ہوا۔ جو بعد میں مرتد ہوگیا۔ اسی طرح یہ دوست جو اپنے اپنے خاندان کے سرکردہ تھے۔ ۱۹۰۸ء تک حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے تھے۔ ان کے اسماء ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

محمد اکبر ٹھیکیدار۔ محمد بخش صاحب۔ ڈاکٹر دین محمد صاحب۔ مرزا جان محمد صاحب۔ شیخ غلام اللہ صاحب شیخ غلام مصطفیٰ صاحب۔ شیخ حافظ عبد الرحمن صاحب۔ خواجہ عبد السبحان صاحب۔ شیخ اللہ رکھا صاحب شیخ عبد الرشید صاحب۔ میاں باغ حسین صاحب۔ ڈاکٹر محمد شریف صاحب سول سرجن۔ مرزا افضل بیگ صاحب وکیل۔ شیخ فضل الٰہی صاحب۔ میاں محمد یوسف صاحب پائندہ۔ محمد افضل صاحب۔ شیخ عزیز الدین صاحب۔ اللہ یار صاحب مولوی نور الدین صاحب۔ فضل الدین صاحب خانساماں اور حسین بخش صاحب خانساماں۔ شیخ عطا محمد صاحب پٹواری۔ شیخ غلام مرتضیٰ صاحب۔ شیخ برکت علی صاحب بیجے بند۔

پس یہ بیان صحیح نہیں ہے کہ حضرت ڈاکٹر محمد طفیل صاحب مرحوم بٹالہ کے سب سے پہلے احمدی ہیں۔ بشیر احمد صاحب کے بیان کے مطابق ڈاکٹر صاحب مرحوم نے ۱۹۰۵ء یا ۱۹۰۶ء میں بیعت کی ہے۔ حالانکہ بٹالہ میں ۱۸۸۲ء میں ہی احمدیت کا بیج بویا جا چکا تھا۔

چودہ روزہ تربیتی کورس ۔۔۔ ۲۴ ر اکتوبر تا ۶ ر نومبر ۱۹۵۰ء

سالانہ اجتماع کے معاً بعد چودہ روزہ تربیتی کیمپ شروع ہوگا۔ جس میں ایک خاص طرز پر خدام کی تربیت کی جائیگی اسکی تفصیل اس سے قبل بھجوائی جا چکی ہے اس کیمپ میں صرف ہر مجلس کے نمائندے ہی شامل ہو سکیں گے۔ کیمپ میں شامل ہونے والے نمائندوں کی نسبت عام نمائندوں سے مختلف ہے۔ یعنی اس کیمپ کے لئے ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر پچاس یا پچاس کی کسر پر ایک نمائندہ بھیج سکتی ہے۔ ان نمائندوں کے اخراجات مجلس متعلقہ کو خود برداشت کرنے پڑینگے جو بیس روپیہ فی نمائندہ سے زائد نہ ہوں گے ہر مجلس اپنے نمائندے نمبروار بھجوائے۔ اور ۲۰/- روپے فی نمائندہ کے حساب سے رقم بھجوا دے چونکہ اس کیلئے وقت بہت ہی کم ہے اور خرچ زیادہ ہوگا۔ اس لئے مجالس فوری طور پر یہ رقم بھجوا دیں تا انتظامات میں دقت نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی مجلس نمائندگان کے اخراجات یا اس کا کچھ حصہ برداشت نہیں کر سکتی تو وہ اس کے متعلق اپنی مجبوری بصورت تحریری طور پر مرکز کو اطلاع دے۔ مرکز ہر ممکن سہولت دینے کی کوشش کریگا خرچ نہ ہونے کی وجہ سے نمائندگان بھجوانے میں کسی قسم کی روک نہیں ہونی چاہئے جیسا کہ مجالس کو علم ہے۔ یہ تربیتی کیمپ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص ہدایت کے ماتحت جاری کیا جا رہا ہے۔ اور اس کی نگرانی براہ راست خود حضور فرما رہے ہیں۔ تعلیمی نصاب حضور کی نگرانی میں تیار ہوا ہے۔ اس کی تعلیم کے لئے اساتذہ بھی خود حضور نے ہی نامزد فرمائے ہیں۔ اور پروگرام بھی حضور کی نگرانی میں ہی تیار ہوا ہے۔ غرض حضور نے مجالس کی تربیت کے لئے یہ تربیتی کیمپ جاری فرمایا ہے تا ہر مجلس کے اراکین آکر تربیت حاصل کریں۔ اور پھر اپنے مقام پر واپس جاکر دوسروں کو سکھائیں۔ اس لئے آپ کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ چودہ روزہ کیمپ کے سلسلہ میں جملہ خط و کتابت علیحدہ ہو۔ تا ریکارڈ رکھا جا سکے اس کیمپ میں شامل ہونے والے نمائندوں کے نام بھی علیحدہ آنے ضروری ہیں۔ اور دس اکتوبر تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔

(نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

احمد نگر (جھنگ) میں دریائے چناب کا سیلاب

مقامی مسلم لیگ کا ہنگامی اجلاس اور قرار دادیں

۲۰ ستمبر سے ۲۴ ستمبر تک موضع احمد نگر تھانہ لالیاں ضلع جھنگ کو دریائے چناب کی جس ہولناک اور تباہ کن طغیانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کی مثال اس دہ کی معروف تاریخ میں ملنی محال ہے۔ سیلاب کی تباہ کاری کے نتیجہ میں بستی کے قریباً ۲/۳ مکانات منہدم ہو چکے ہیں اور سینکڑوں افراد بے خانماں برباد اور اپنے تمام تر سامان و متاع سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

ان تمام سیلاب زدگان کی فوری امداد اور اُن کی بڑھتی ہوئی پریشانیوں کو کسی قدر کم کرنے کے لئے مسلم لیگ احمد نگر کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مکرم جناب مولینا ابو العطاء صاحب صدر مسلم لیگ احمد نگر منعقد ہوا۔ جس میں گاؤں بھر کے تمام مصیبت زدہ افراد بالخصوص شریک ہوئے۔

صدر مسلم لیگ جناب مولانا ابو العطاء صاحب نے تمام حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے اور حکومت سے مناسب امداد حاصل کرنے کی کوششوں کا وعدہ کرتے ہوئے انہیں تسلی اور یقین دلایا کہ اگر وہ صبر و شکر سے کام لیں۔ اور اپنے اندر مایوسی پیدا ہونے دیں۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کو ضرور نعم البدل عطا کرے گا۔ اور حکومت سے بھی توقع اور اُمید ہے۔ کہ وہ اپنی عزیز رعایا کی تکلیف اور مصیبت کے پیش نظر فوری طور پر توجہ کرے گی۔ اور ایسے ذرائع اختیار کرے گی۔ جس سے آئندہ یہ بستی ایسی ہولناک اور بھیانک تباہی سے محفوظ رہے۔ صاحب صدر کے ارشادات کے بعد پبلک کے بعض سرکردہ افراد کی طرف سے مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پیش ہو کر تمام حاضرین کی طرف سے متفقہ طور پر پاس ہوئے۔

ریزولیوشن نمبر ۱:- پیش کردہ جناب بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر و خزانچی مسلم لیگ احمد نگر

"مسلم لیگ احمد نگر کا یہ اجلاس اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرتا ہے۔ جس نے دریائے چناب کے نہایت خطرناک اور تباہ کن سیلاب سے احمد نگر کی ساری آبادی کو بلحاظ جانوں کے محفوظ رکھا۔ اس سیلاب کی وجہ سے جن باشندگان دِہ کے مکانات گر گئے۔ سامان ضائع اور فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ مسلم لیگ احمد نگر ان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور اس موقعہ پر اپنی حکومت سے درخواست کرتی ہے کہ فوری طور پر تمام مصیبت زدگان کی معقول امداد کا انتظام فرمائے مقامی طور پر امداد کے علاوہ حکومت سے مدد حاصل کرنے کے لئے ذیل کے ممبروں کی ایک سب کمیٹی مقرر کی جاتی ہے۔

(۱) صدر ریلیف کمیٹی مکرم جناب مولینا ابو العطاء صاحب صدر مسلم لیگ احمد نگر۔ (۲) مہر محمد عیسیٰ صاحب مہرباہ نمبردار (۳) سید محمد حسین شاہ صاحب (۴) میاں رحمت علی صاحب سیکرٹری مسلم لیگ احمد نگر (۵) محمد شفیع صاحب اشرف مولوی فاضل (۶) بابو فقیر علی صاحب (۷) محمد ابراہیم صاحب نمبردار (۸) قریشی محمد نذیر صاحب فاضل (۹) شاہ محمد صاحب الیتہ

ریزولیوشن نمبر ۲:- پیش کردہ سید محمد حسین شاہ صاحب:

"مسلم لیگ احمد نگر کا یہ اجلاس گورنمنٹ کی خدمت میں یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ چونکہ ۱۹۴۸ء میں بھی دریائے چناب کی طغیانی کے باعث اس بستی کو نقصان پہنچا تھا۔ اور اب تو اتنا غیر معمولی طوفان تھا۔ جس سے بستی کے قریباً ساٹھ فی صدی مکانات گر چکے ہیں۔ اور سینکڑوں افراد کا سامان سیلاب کی نذر ہو گیا ہے۔ اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہی ہے کہ یہاں کے لوگوں کی صرف جانیں بچ گئی ہیں۔ اس لئے حکومت سے یہ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اس طغیانی سے اس بستی کو آئندہ محفوظ کرنے کے لئے مستقل انتظام کرے یعنی (۱) دریا کی جانب ایک مضبوط بند تیار کروایا جائے۔ (۲) ریلوے لائن اور موروں کی سڑک پر کافی چوڑے اور بڑے پل یعنی "مار" بنوائے جائیں جہاں سے سیلاب کا پانی بآسانی گذر سکے۔ اور گاؤں کو نقصان نہ پہنچے۔ کیونکہ ان چیزوں کے نہ ہونے کی وجہ سے ہر طغیانی کے موقعہ پر پبلک نقصان کے علاوہ ریلوے لائن اور موروں کی سڑک کے ٹوٹنے کی شکل میں گورنمنٹ کا بھی کافی نقصان ہوتا ہے"

ریزولیوشن نمبر ۳:- پیش کردہ مہر محمد عیسیٰ صاحب سربراہ نمبردار و نائب صدر مسلم لیگ احمد نگر

"مسلم لیگ احمد نگر کا یہ اجتماع اپنی گورنمنٹ سے یہ درخواست کرتا ہے کہ چونکہ احمد نگر کے تمام زمینداران کی تمام فصلیں اور کنوئیں وغیرہ تباہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ مہربانی فرما کر تمام زمینداروں کا معاملہ اور آبیانہ معاف کرے اور زمینداروں کو نئی فصل کے لئے خاص امداد دے۔ گاؤں کے زمینداروں کا ایک بڑا حصہ پہلے ہی سے مہاجرین پر مشتمل ہے جو مشرقی پنجاب میں اپنی سب جائدادیں ضائع کر کے آئے تھے"

ریزولیوشن نمبر ۴:- پیش کردہ میاں رحمت علی صاحب سیکرٹری مسلم لیگ احمد نگر

"مسلم لیگ احمد نگر کا یہ اجتماع اس ہولناک طوفان کے وقت باشندگان احمد نگر کے باہمی تعاون بالخصوص جامعہ احمدیہ کے نوجوان طلبہ کی جانفشانی اور ہر مصیبت زدہ کی بلاتفریق فرقہ و عقیدہ امداد کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور ان نوجوانوں کے اس نیک کام پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ پاکستان کے تمام نوجوانوں میں ایسی ہی نیک روح ہونی چاہیئے اس سے بھی بڑھ کر ہم اپنے محترم صدر مسلم لیگ مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کا از حد شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے شب و روز انتہائی محنت اور توجہ کے ساتھ ہماری راہنمائی فرمائی۔ اور اس دوران وقت میں ہر ممکن طور پر ہر شخص کی دلجوئی اور مدد کی ۔"

ریزولیوشن ۵ پیش کردہ جناب مولوی غلام احمد صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج لاہور حال احمد نگر

"ان تمام ریزولیوشنز کی نقول جناب گورنر صاحب پنجاب لاہور۔ جناب صدر صوبہ مسلم لیگ پنجاب لاہور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ۔ جناب صدر ضلع مسلم لیگ جھنگ اور جناب تحصیلدار صاحب چنیوٹ کے علاوہ مندرجہ ذیل اخبارات کو ارسال کی جاویں۔

(۱) "نوائے وقت" (۲) "زمیندار" (۳) "امروز" (۴) "الفضل" (۵) "احسان" لاہور (۶) "تعمیر نو" راولپنڈی (۷) "صداقت" لائل پور (۸) "المنیر" جھنگ (۹) "شعلہ" سرگودھا (۱۰) "ترجمان مسلم لیگ" لاہور

دعاگو رحمت علی سیکرٹری مسلم لیگ احمد نگر تھانہ لالیاں۔ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

مشرقی اور مغربی پاکستان کی مردم شماری

اگر پاکستان کی آئندہ نسلوں کو تہذیب جدید اور نئے معاشرہ کی آسانیاں بہم پہنچانا ہے۔ اگر ان کے لئے خوراک تعلیم صحت اور سکونت کا بہتر سے بہتر انتظام کرنا ہے۔ تو جدید معیار کے مطابق ان کی مردم شماری ضروری ہے۔

مردم شماری کے صرف یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ ملک کے جملہ باشندوں کی تعداد معلوم کر لی جائے اور بس۔ مردم شماری میں باشندوں کی ثقافت کے متعلق تمام تفصیلیں۔ ان کی معاشرتی خصوصیات کے متعلق معلومات حاصل کرنا اور ان کی رفتار ترقی جس میں تعداد کی اضافہ کی صلاحیت بھی شامل ہے کا صحیح اندازہ بھی لگانا ضروری ہے۔ انہیں بنیادوں پر فروری ۱۹۵۱ء میں پاکستان کی پہلی مردم شماری ہوگی۔

اس مردم شماری میں ملک کے زرعی اور صنعتی طبقوں بار وزگار اور بے روزگار لوگوں کی صحیح تعداد اور ان کے تعلیمی اور معاشرتی معیاروں وغیرہ کے حالات معلوم کئے جائیں گے۔ اور مختلف مذاہب۔ مختلف فرقوں مختلف قبیلوں اور مختلف زبانوں سے والستہ افراد کی تفصیل معلوم کی جائے گی۔

مردم شماری کے چار مرحلے

ظاہر ہے۔ کہ یہ بڑا محنت طلب کام ہے۔ اور اسے بہت ہی منظم طریقہ سے سرانجام دینا پڑے گا۔ چنانچہ اسے چار مرحلوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں ملک کو ایسے قطعات میں تقسیم کرنا ہے۔ جن میں ایک آدمی زیادہ سے زیادہ تین دن میں گشت کر سکے اور وہاں کے رہنے والوں سے ان کے حالات دریافت کر سکے۔ اس میں مردم شماری کا عملہ فراہم کرنا بھی شامل ہے۔ یہ مرحلہ سرانجام پا چکا ہے۔ دوسرا مرحلہ ان قطعات کی توثیق کرنا اور مکانوں کی فہرست تیار کرنا نیز ان پر نمبر ڈالنا ہے۔ تیسرا مرحلہ جو مردم شماری کا سب سے اہم مرحلہ ہے۔ اور جس پر مردم شماری کا سارا دارومدار ہوتا ہے۔ آئندہ فروری کو شروع ہوگا اس وقت ہر پاکستانی باشندہ سے اس سوال نامہ کا جواب حاصل کیا جائے گا۔ جو خاص اس مقصد سے احتیاط کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ سوالات: عمر۔ قومیت۔ وطن تعلیم۔ مذہب اور زبان کے متعلق ہوتے ہیں۔ اور ہر شخص کی اقتصادی حالت۔ روزگار۔ شادی وغیرہ کے متعلق صحیح جوابات حاصل کئے جاتے ہیں چوتھا مرحلہ مردم شماری کے دفتروں میں طے ہوتا ہے۔ یہاں مختلف اور متعدد جدولیں تیار کی جاتی ہیں جو تنقیح و توثیق کے بعد شائع کر دی جاتی ہیں۔

یہاں یہ بیان کر دینا ضروری ہے۔ کہ جو نجی حالات و کوائف مردم شماری کے افسر کو بتائے جاتے ہیں۔ ان کی رازداری انتہائی سختی سے کی جاتی ہے۔ مردم شماری کے عملہ کا جو شخص بھی رازداری پر عمل نہ کرے۔ اسے سخت سے سخت سزا دی جاتی ہے۔ وہ حالات و کوائف ہرگز ہرگز کسی سرکاری محکمہ کو نہیں بتائے جاتے۔ اور تیسرے مرحلہ کے بعد وہ تفصیلات کاغذات مردم شماری سے تلاش کر کے ضائع کر دی جاتی ہیں۔

مردم شماری کی کامیابی کا سب سے زیادہ دارومدار پاکستان کے باشندوں کے اس کام میں اشتراک عمل اور تعاون پر ہے۔ کیونکہ سوالنامہ کی صحیح خانہ پری اسی وقت ممکن ہے۔ جب جواب دینے والا پورے تعاون کے ساتھ ہر سوال کا صحیح جواب دے۔ ورنہ مردم شماری کا خواہ کتنا ہی بڑا دفتر اور کتنا ہی بڑا عملہ ہو۔ یہ کام صحت کے ساتھ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے ہمارا قومی اور تمدنی فرض ہے۔ کہ اس کام میں پورا پورا تعاون اور اشتراک عمل کریں۔"

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

تبلیغی جلسہ

مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۵۰ء کو جماعت احمدیہ بنگلہ گوجھڑہ والہ نے تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ ملحقہ معززین اور صاحب علم لوگوں کو مدعو کیا گیا۔ بذریعہ میجسٹک لنٹرن ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے لیکچر دیا۔ اور انبیاء علیہم السلام کی آمد کی غرض انبیاء سلف سے لیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی تک دلچسپ اور موثر انداز میں بیان فرمایا۔

اور آپ نے تقریر میں بتایا۔ کہ ہر زمانہ کے انبیاء علیہم السلام کی دنیا نے مخالفت کی۔ اور ایک بھی مثال نہیں ملتی۔ کہ کسی نبی کو دنیا نے کہا ہو کہ آئیے ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب کو یہ فیض حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع سے ملا ہے۔ جس کی مثال آپ نے سراج منیر سے دی۔ کہ چاند بذات خود اپنی روشنی نہیں رکھتا۔ چاند کی روشنی سورج سے حاصل کی ہوئی ہوتی ہے۔ اسی طرح جو کچھ آپ کو ملا وہ محض حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور سچی محبت کے نتیجہ حاصل ہوئی ہے۔ آپ کی جو تعلیم ہے۔ وہ وہی اصل وہی تعلیم ہے۔ جس کو آج سے تقریباً چودہ سو سال قبل حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری فرمایا تھا۔

آخر میں آپ نے معزز سامعین کو توجہ دلائی۔ کہ آپ صاف دل ہو کر اس معاملہ کو پرکھیں۔ یہ ایک ایمان کا معاملہ ہے۔ لوگوں کی پھیلائی ہوئی افواہوں پر توجہ نہ دیں

مہمانوں کی خوراک اور دیگر انتظام جلسہ شیخ سبحان علی صاحب کے سپرد تھا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔

دعاگو رحیم بخش سیکرٹری تبلیغ بنگلہ گوجھڑہ والہ ضلع ملتان!

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

تمام مردانہ پوشیدہ امراض!

سو فی صدی کامیاب علاج کی گرانٹی کے لئے بمبئی کے مشہور پندرہ ۱۵ سالہ تجربہ کار ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہروردی سے مشورہ کریں۔ اگر آپ بچپن کی غلط کاریوں سے یا اپنے ہاتھوں اپنی جوانی کو بالکل تباہ اور برباد کر چکے ہوں بعض اپنے ہر قسم قسم کے علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہوں۔ تو آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ بلکہ زندگی کا لطف اٹھانے کے لئے ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سے ملاقات کریں۔ خاص مردانہ کمزوری خواہ کسی وجہ سے بھی ہو گئی ہو کے علاوہ بواسیر کا علاج بھی ایک ہفتہ میں گرانٹی سے کیا جاتا ہے۔ آپ ایڈریس کا اچھی طرح خیال کریں۔ پتہ:۔ ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہروردی بمبئی دواخانہ رائل ہوٹل بلڈنگ پہلی منزل گنپت روڈ لے موڑ پر انارکلی لاہور۔ جو صاحب تشریف نہ لا سکتے ہوں جواب کے لئے چھ پیسے کے ٹکٹ ارسال کریں۔
صبح ۹ بجے سے ۱ بجے تک: شام ۳ بجے سے ۷ بجے تک

کیا آپ نے قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے اگر نہیں بھجوائی۔ تو مہربانی فرما کر اکتوبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوائیں اور وی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے۔ (مینیجر)

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

تریاق اٹھرا: حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ قیمت فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیلاب زدہ علاقے میں صورت حال بہتر ہو رہی ہے

پنجاب کے اعلیٰ عہدیداروں کی کانفرنس میں گورنر پنجاب کا بیان

لاہور ۳ر اکتوبر۔ آج صبح پنجاب کے گورنر سردار عبدالرب نشتر نے گورنمنٹ ہاؤس میں اعلیٰ عہدہ داروں کی ایک کانفرنس طلب کی جس میں انہوں نے کہا کہ یہی وقت ہے کہ ہم اپنی پوری توجہ اور پوری طاقت سیلاب زدگان کی بحالی اور نہروں کی مرمت پر صرف کریں انہوں نے کہا کہ سیلاب سے جو نقصان نہروں کو پہنچا ہے وہ ایسا شدید ہے کہ پانچ لاکھ آدمی اگر پوری محنت کریں تو شاید ایک ماہ میں اس کام کی تکمیل ہو سکے۔

ضلع ملتان میں دریائے راوی کے سیلاب کے پانی کا زور ابھی تک قائم ہے۔ یہ پانی نہایت تیز رفتاری کے ساتھ شجاع آباد اور وال کے اسٹیشنوں کے درمیان سے گذر رہا ہے۔ فضائی جائزے سے معلوم ہوا ہے کہ اس علاقہ میں ان اسٹیشنوں کے درمیان ریلوے لائن میں کم سے کم بارہ شگاف پڑ گئے ہیں اور مکانات اور فصلوں کو بے اندازہ نقصان پہنچا ہے۔

ضلع لائلپور کے متعدد چک جو شورکوٹ اور واہو بانہ اور شورکوٹ روڈ اور پیر محل کے درمیان واقع ہیں، سیلاب سے متأثر ہوئے ہیں اور ابھی تک اس علاقہ میں سیلاب کا پانی قابل اطمینان حد تک نہیں اترا ہے۔ حویلی پروجیکٹ کے قریب پانی بارہ سے چودہ فٹ تک گہرا ہے۔ ہوائی جہاز سے جو غذائی اشیاء پھینکی جاتی تھیں، وہ اکثر پانی میں گرتی تھیں اس لئے اب کشتیوں کا انتظام کیا گیا ہے۔

سردار عبدالرب نشتر نے کہا۔ کہ سیلاب زدگان کی بحالی کے سلسلہ میں ذمہ داریاں بہت بڑی ہیں۔ انہوں نے خدمت کے جذبے کو قائم رکھنے پر زور دیا۔ اور کہا کہ اب شہری محکموں کا فرض ہے کہ وہ ماتحت عملہ کو سست نہ ہونے دیں۔

دیہی علاقوں میں مکانات کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے سیالکوٹ میں نہایت جوش کے ساتھ یہ کام کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سیالکوٹ شہر کے تین علاقے جنہیں زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ ان کی دوبارہ تعمیر کا کام ڈپٹی کمشنر نے امپروومنٹ ٹرسٹ کے سپرد کر دیا ہے۔

بعض دیہی علاقوں میں ملیریا کا زور ہے لیکن سیلاب کی صورت حال بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ ایسے دیہات کی تعداد زیادہ ہے جہاں ملیریا کی شدت کی وجہ سے لوگ تعمیری کام شروع نہیں کر سکے۔ ملیریا کی وجہ سے نہروں کی مرمت کے کام کے لئے مزدوروں کی کمی واقع ہو گئی ہے جو فوجی امدادی کاموں پر لگائے گئے تھے۔ وہ واپس بلا لئے گئے ہیں۔ لیکن فوجی طبی دستے ابھی تک مقامی حکومت کی امداد کر رہے ہیں۔

پانی میں چلنے والا ٹریکٹر

لندن ۳ر اکتوبر۔ یہاں کمرشل موٹر ٹرانسپورٹ کی نمائش میں ایک ایسا ٹریکٹر دکھایا گیا ہے۔ جو انگلستان کے پٹ سن اور چاول پیدا کرنے والے علاقے اور دنیا کے ان مقامات کے لئے جہاں نشیبی علاقوں میں کھیتی ہوتی ہے۔ بہت اہم ثابت ہو سکتا ہے ٹریکٹر کے بنانے والوں کا دعوےٰ ہے کہ ٭

٭ یہ اوپر ڈھلان پر چڑھ سکتا ہے دو فٹ کیچڑ کی زمین کو جوت سکتا ہے اور ایک خاص آلہ لگا دینے کے بعد چھ فٹ پانی میں چل سکتا ہے

اسی نمائش میں ایک ایسی موٹر ہے جس میں ایک نئے قسم کا ریڈیو لگا ہوا ہے۔ سر کو ذرا جنبش دینے سے ریڈیو کی آواز سنی جا سکتی ہے۔ سر موڑ لینے سے آواز بند ہو جائے گی (استار)

لاہور میں گاندھی جینتی منائی گئی

لاہور ۳ر اکتوبر۔ ہندوستانی ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم لاہور کے زیر اہتمام پیر ۲ر اکتوبر کو گاندھی جینتی منائی گئی اس موقعہ پر تمام مذاہب کے لوگ۔ گاندھی جی کی یاد کو نذر عقیدت پیش کرنے کے لئے ہندوستانی ڈپٹی ہائی کمشنر کی قیام گاہ پر جمع ہوئے۔ مسلمانوں کی ایک خاصی تعداد نے پنجاب (پاکستان) مسلم لیگ کے صدر صوفی عبدالحمید صاحب کی زیر قیادت اس تقریب میں شرکت کی۔

اردنی حکومت کے لئے عالمی ادارہ صحت کی امداد

عمان ۳ر اکتوبر۔ اردنی حکومت کو عالمی ادارہ صحت نے مطلع کیا ہے کہ اس سال مالی امداد میں ۲۵۰۰ ڈالر کی ایک رقم سرکاری عمل گاہ میں توسیع کے لئے ہوگی۔

ادارہ کی دوسری امداد میں زچہ اور بچہ کی دیکھ بھال یہاں ملیریا اور تپدق کے معاملات میں حکومت کے لئے مشیروں کا تقرر شامل ہے۔

ملیریا۔ زچہ کی دیکھ بھال۔ غذا۔ حفظان صحت اور کیڑوں کے انسداد جیسے امور کے مطالعہ کے لئے عالمی ادارہ صحت کے زیر اہتمام اردنی طبی مشن سمندر پار کے ممالک کو بھی روانہ کئے جائیں گے۔

عالمی ادارہ صحت اردن کو ایک متحرک شفاخانہ بھی مہیا کرے گا جس کی قیمت ۹۷۰۰ ڈالر ہے۔ ادارہ ہی کے خرچ سے سینٹری انجینئرنگ کے مطالعہ کے مشن پر ایک اردنی انجینئر کو بھی روانہ کیا جائے گا (اسٹار)

مصر میں اسلحہ تیار کرنے کے کارخانے قائم کئے جائینگے

اسکندریہ ۳ر اکتوبر۔ یہاں دو اہم اجلاس میں اس تجویز پر غور کیا گیا کہ مصر کو ایسا سامان درآمد کرنا چاہیئے جس سے وہ اپنی دفاعی ضروریات کے لئے اسلحہ اور گولہ بارود خود ملک کے اندر تیار کر سکے۔

پہلا اجلاس وزیر جنگ کی زیر صدارت منعقد ہؤا۔ جس میں وزارت کے انڈر سکرٹریوں نے شرکت کی۔ اس کے بعد نصرت بے وزیر خزانہ ڈاکٹر ذکی عبدل مطعل بے سے ایک گھنٹہ گفتگو کرتے رہے

تجویز کی گئی ہے کہ دنیا کے مختلف حصوں سے ایسی مشینری اور سامان درآمد کیا جائے۔ جس سے مصر ایسا اسلحہ اور سامان تیار کر سکے جس کی اسے دفاع کے لئے ضرورت ہے ـــــ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے وزیر خزانہ سے درخواست کی تھی کہ اس مقصد کے لئے وہ ضروری رقم پیدا کر دیں اور یہ بھی کہا کہ مصری حکومت اسلحہ کے کارخانہ کے تعمیر کی نگرانی کے لئے غیر ممالک سے تکنیکی انجینئروں کی خدمات حاصل کرے گی۔ یہی انجینئر مصریوں کی تربیت بھی کریں گے جو ان کارخانوں کا نظم و نسق سنبھال لیں گے ـــــ معلوم ہؤا ہے کہ وزیر مال نے اس منصوبہ پر عمل درآمد کے لئے تعاون پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ (اسٹار)

لبنان میں اسرائیلی طیاروں کی پرواز

بیروت ۳ر اکتوبر لبنان کی وزارت داخلہ کو لبنانی فلسطینی سرحد کی چوکی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تین اسرائیلی طیارے الحلکیہ کے دیہات کے نزدیک لبنانی علاقہ میں داخل ہوئے اور مردن، الراس اور طیبہ پر انہوں نے پرواز کی۔ وزارت کے ایک ذمہ دار حلقے نے اسٹار کو بتایا کہ یہ طیارے جو بظاہر صیہونی معلوم ہوتے تھے۔ عارضی صلحنامہ کے خلاف تقریباً دو کیلومیٹر کے علاقہ پر اڑتے رہے۔

اقوام متحدہ کے مبصروں سے احتجاج کر دیا گیا ہے اور فوری تحقیق کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یاد ہوگا کہ چند ہفتے ہوئے ایک لبنانی طیارہ کو جو مسافر لے کر ایک پر امن تجارتی پرواز کر رہا تھا۔ اسرائیلی لڑاکے طیاروں نے اسرائیلی علاقہ پر اڑنے کے مبینہ الزام میں لاکر گرا دیا تھا۔ (اسٹار)

جرمنی صنعتی میلہ کا افتتاح

برلن ۳ر اکتوبر۔ جرمن صنعتی میلہ میں افتتاح کے ۲۴ گھنٹوں کے اندر برلن کے تیس ہزار باشندوں نے پہلی دفعہ ٹیلی ویژن دیکھنے کے لئے برطانوی شامیانہ پر حملہ کر دیا اور تمام رکاوٹیں توڑ ڈالیں۔ جنگ کے بعد پہلی دفعہ جرمنی میں برطانوی پبلسٹی کی یہ کوشش بہت کامیاب ہوئی ہے اور تمام دوسرے ممالک کے اسٹال اس کے آگے ماند پڑ گئے ہیں۔ کل جرمن میلہ کے افسروں نے یہ برطانوی چیزوں کو میلہ کا سب سے زیادہ تعجب خیز حصہ بتایا۔ ہم نے اب تک نہیں سمجھا تھا کہ برطانیہ اتنی ایجادات میں اس قدر آگے ہے۔ جس میں جیٹ انجن اور ٹیلی ویژن بھی شامل ہے (اسٹار)

ایران میں سیاسی قیدی

تہران ۳ر اکتوبر۔ یہاں سے ہدایت کی گئی ہے کہ جنوبی علاقوں کے جیلوں سے بعض سیاسی قیدیوں کو تہران منتقل کر دیا جائے۔

اس کارروائی کا تعلق یہاں کے بعض اخبارات اس ٭٭

عرب ممالک میں قرنطینہ کی پابندی سخت کر دی جائے گی

قاہرہ ۳ر اکتوبر۔ عرب میڈیکل کانگریس نے جس کا اجلاس یہاں ابھی ختم ہؤا ہے۔ مطالبہ کیا ہے عرب دنیا میں بڑھتے ہوئے فضائی آمد و رفت کے پیش نظر تمام عرب فضائی اڈوں میں قرنطینہ کے انتظامات میں زیادہ سختی کر دینی چاہیئے

نہر سویز کے علاقہ کے برطانوی ہوائی اڈوں میں قرنطینہ کے متعلق جو گفتگو ہوتی ہے۔ اس پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔

کانگریس کے دوسرے فیصلے یہ تھے۔ (۱) عرب ممالک کو طبی معلومات اور ڈاکٹروں کا تبادلہ کرنا چاہیئے اور طبی تعلیم کا اصول ایک ہونا چاہیئے۔

(۲) یہ پاکستانی مشورہ کہ ایک مشرقی میڈیکل کانفرنس منعقد ہونی چاہیئے۔ اس تجویز کے ساتھ تمام عرب طبی اداروں میں بھجوا دیا گیا ہے کہ ایسی کانفرنس ہر پانچ سال پر منعقد ہونی چاہیئے۔

خواجہ ناظم الدین کوئٹہ اسٹاف کالج میں

کوئٹہ ۳ر اکتوبر۔ گورنر جنرل پاکستان خواجہ ناظم الدین نے کل اسٹاف کالج کوئٹہ کا معائنہ کیا۔ انہوں نے کالج کو فخر پاکستان سے تعبیر کیا۔

اسٹاف کالج میں کالج کے کمانڈنٹ بریگیڈیئر لاڈر نے گورنر جنرل کا خیر مقدم کیا۔ میاں امین الدین کی معیت میں گورنر جنرل نے کلاسوں میں لکچر اور مظاہرے ہوتے دیکھے۔ طلباء کی چستی سے وہ بہت متأثر ہوئے ـــــ بعد میں خواجہ ناظم الدین نے اسٹاف کالج کے اساتذہ اور طلباء کے ساتھ کھانا کھایا (اسٹار)

٭٭ تبصرہ سے ظاہر کر رہے ہیں جو حال میں ایران میں سیاسی قیدیوں کے ساتھ سلوک کے متعلق برطانوی اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ (اسٹار)